مزید یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کی خرابیوں، ان کے معاشی مسائل پر بھی بحث کی ہے اور درستی احوال کے لیے تدابیر بیان کی ہیں، ان کا انداز رجائیت پسندانہ ہے۔ وہ ایمان و عمل صالح کی بنیاد پر نشاۃ ثانیہ کے ظہور کا عزم و یقین رکھتے ہیں۔ وہ تہذیبی طور پر فرد کو بنیادی اکائی سمجھتے ہوئے، اصلاحِ فرد، اصلاحِ خانہ اور اصلاحِ معاشرہ کے خطوط پر سوچتے ہیں۔ انہوں نے مختصر پیغام اس مشہور شعر کے ذریعے دیا ہے۔

؎ أن تعمل لدنیاك كأنك تعش أبدًا
أن تعمل لآخرتك كأنك تموت غدًا

تو دنیا کے معاملے میں اس طرح محنت کر، گویا تجھے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔
تو اپنی آخرت کے لیے اس طرح سعی و جہد کر، گویا تجھے کل ہی مرجانا ہے۔

ص ۸۰ پر انگریزی کا ایک لفظ HAND غلط چھپا ہے، HARD ہونا چاہیے۔

اربابِ علم و کمال اور پیشۂ رزقِ حلال از جناب مولانا عبدالقیوم حقانی۔ پیش لفظ از جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق۔ ناشر: موتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور (پاکستان)۔ صفحات: ۳۰-۲۲۹، سفید کاغذ، خوبصورت مجلد سنہری ڈائی۔ قیمت: ۵۱/- روپے۔ ملنے کے تین پتوں میں سے ایک۔ مکتبۂ مدنیہ، ۱۷ اردو بازار، لاہور ۲۔

یہ کتاب فی الواقع محترم مولانا سمیع الحق صاحب کے الفاظ کے مطابق "مصنف نے جدید طرز کی نئی اور اچھوتی طرزِ تحریر سے جس طرح اپنے موضوع کی وضاحت و اہمیت اور اس سلسلے میں سلفِ صالحین کے کردار کی توضیح کی ہے، وہ تو بس انہی کا حصہ ہے۔" (ص ۷)
ملتِ اسلامیہ کے لیے یہ امر باعثِ فخر ہے کہ ہر دور میں اس کے بڑے سے بڑے علماء و حکماء دین کی خدمت کے ساتھ اکلِ حلال کے لیے پیشہ ورانہ مصروفیات رکھتے تھے۔ دوسرے مذاہب کے اکابر کی طرح انہوں نے معاشرے پر بار بننا کبھی پسند نہیں کیا۔ کوئی حلال پیشہ

اسلام میں نہ وجۂ افتخار ہے اور نہ سبب ِپستی۔ اکلِ حلال کے لیے جائز طریق سے محنت کارِ ثواب بھی ہے اور سرمایۂ عزت بھی۔ گویا یہ کتاب مروجہ نسلی امتیازات اور پیشہ وارانہ قومیتوں کی بحثوں کو ختم کردینے والی ہے۔

کتاب کے آغاز میں بہت سے ذی وقار اصحاب علم و اتقا کے تقریظی خطوط (مضامین) درج ہیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ کسی اچھی کتاب کو اس سے بے نیاز ہونا چاہیے۔ دلھن کے ساتھ یہ سلوک اچھا نہیں کہ اسے دس دس جوڑے اکٹھے پہنا دیئے جائیں۔

خیر، خود مجھے اس مبحث نے ایسا کھینچا کہ میں نے کئی ابواب پڑھ ڈالے۔ اور ابھی اطمینان سے پھر پڑھنا چاہتا ہوں۔

علامہ ابوسعید عبدالکریم بن محمد السمعانی نے کتاب الانساب کے نام سے ایک ہزار چھ صفحات کی ایک کتاب میں ذی وقار علمائے سلف کو پیشوں کے اعتبار سے الگ الگ نمایاں کیا ہے۔

مثلاً روغن ساز اور روغن فروش علماء کا تذکرہ، درزی کا کام کرنے والے علماء کا بیان ہے، ریشم اور پارچہ فروشی کرنے والوں کا ذکر ہے، قصابوں اور قلعی گروں، حلوائیوں، لوہاروں، مزدوروں، لکڑہاروں، بڑھئیوں، شکرسازوں اور شکر فروشوں میں جو علمائے دین شامل تھے، اُن کے احوال درج ہیں۔ چکیاں چلانے اور آٹا پیسنے، صابون سازوں، شیشہ گروں، شکاریوں اور خطاطی و کتابت کی خدمات انجام دینے والے علماء کا مذکور ہے۔ ضمناً ایسے اربابِ فضل و کمال کا بھی تعارف کرایا گیا ہے جو بینائی سے محروم تھے۔

اس مثال سے اندازہ کرلیجیے کہ مشہور علما امام حلوائی اور امام بزدوی اور امام سرخسی تینوں حلوائیوں کا کام کرتے تھے۔ اسی طرح ہر پیشہ کے زیرِعنوان بڑے بڑے اہلِ کمال کے نام آتے ہیں۔

مختصراً یہ کہتا ہوں کہ یہ کتاب دینی معلومات میں بہت بڑا اضافہ کرتی ہے۔